رحمانی دعائیں

حافظ عبد الرحمن

فہرست مضامین

اَللّٰہُ یَغۡضَبُ اِنۡ تَرَکۡتَ سُؤَالَہٗ

شان اللہ ہے وہ خوش جب مانگو اس سے بار بار

وَ ابۡنُ اٰدَمَ حِیۡنَ یُسۡاَلُ یَغۡضَبُ

برعکس فرزند آدم مانگو ہو گا تنگ زار

اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَۃً (قرآن مجید)

ترجمہ:- پکارو اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ

پرائمری اسکولوں کے بچوں اور عوام کے حفظ کرنے کی

بحالات جنگ وغیرہ

رحمانی دُعائیں

حصہ اوّل

جس میں تین قسم کی دعائیں (۱) نازلہ یا ہنگامی (۲) دائمی (۳) قرآن مجید کی جملہ دعائیں درج ہیں الحمد یہ دعائیں نہ صرف دعائیں ہیں بلکہ دافع بلائیں ہیں اور عبادات بھی ہیں اور دشمن پر ایٹمی گولے بھی ہیں جن کا جواب دشمن کے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ یہ ذخائر اندرون صفحات ملاحظہ ہوں

حافظ عبدالرحمٰن منیجر رحمانی گرلز اسکول ۷۴ جے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

پہلا ایڈیشن دو ہزار ہدیہ ایک روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنگ جیتنے کے چار ہتھیار

اس وقت پاکستان پر جارحیت کی جنگ ٹھونسی گئی ہے جس کو جیتنے کے لئے مسلمانوں کے پاس چار ہتھیار ہیں (۱) جسمانی اور ساز و سامانی طاقت بنانا (۲) صدقہ اور خیرات دینا (۳) دن رات دعائیں کرنا (۴) ذکر الٰہی ہر وقت بجالانا۔ چنانچہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں ہے:-

(۱) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ

اور تیاری کرو تم دشمنوں کے مخالف جس قدر طاقت رکھو تم قوت سے اور

مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ الآيه (قرآن مجید پ۱۰)

باندھے گھوڑوں سے تاکہ تم اس کے سبب اللہ کے دشمنوں وغیرہ کو ڈراؤ

(۲) بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا (رزین المشکوٰۃ)

جلدی کرو تم صدقہ کے ساتھ پس بیشک بلا نہیں مقابلہ کرتی اس کا

(۳) لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ اِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ

نہیں رد کرتی تقدیر کو مگر دعا بیشک دعا نفع دیتی ہے

مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ
ان آفتوں سے جو نازل ہیں اور ان سے جو نہیں نازل ہوئیں پس لازم پکڑو اے بندو اللہ کے

بِالدُّعَاءِ (مشکوٰۃ باب الدعوات)
دعا کو

(۴) وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
اور نہیں ہے کوئی چیز زیادہ نجات دہندہ عذاب اللہ سے

ذِكْرِ اللّٰهِ
یاد اللہ سے (مشکوٰۃ باب ذکر اللہ)

دشمن کو ایسے ہتھیار سے مارو جن کو وہ جانتا نہ ہو

مسلمان اگرچہ مادی ہتھیاروں اور مالی خیراتوں سے دشمن کو کچلتے ہیں لیکن یہ ہتھیار دشمن کے پاس بکثرت ہیں۔ کیونکہ دشمن کی تعداد اور مال و دولت مقابلہ میں زیادہ ہیں۔ لہٰذا ان ہتھیاروں سے مسلمان دشمن کو چت نہیں کر سکتے۔

البتہ مسلمانوں کے پاس دو ہتھیار مزید ہیں جن سے دشمن محروم ہیں اور وہ یہ کہ مسلمانوں کے پاس دعائیں اور ذکر الٰہی کی فراوانی ہے جو زبانی کلامی ارزاں ہیں اور ان پر روپیہ صرف نہیں ہوتا۔ لیکن دشمن پر یہ دونوں ہتھیار ایٹمی گولے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دشمن ان کی وجہ

سے فوراً پسپا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی برکت سے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے آیا ہوا عذاب ٹل گیا۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ افراد مسلمان ہوئے۔ اور حضرت یونس علیہ السلام بھی پیٹ مچھلی سے بال بال بچ گئے۔ بلکہ احادیث شریفہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدیؒ جب دجّال کو قتل کر کے اس کا فتنہ پسپا کردیں گے۔ اور یاجوج اور ماجوج قوموں کے فتنوں کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے جن کا مقابلہ ذوالقرنین بھی نہیں کرسکا۔ تو کوہ طور پر مسلمانوں کی دعائیں اور ذکر الٰہی ہوں گے جن کی برکت سے یاجوج اور ماجوج قومیں سسری کی طرح ختم ہو جائیں گی۔ حتیٰ کہ کوئی کافر اور کوئی منافق نہ رہے گا اور دنیا میں اسلام ہی اسلام لہرائے گا۔

بلکہ حضور علیہ السلامؐ نے قسطنطنیہ کے متعلق بھی پیشین گوئیاں فرمائی ہوئی ہیں کہ یہ شہر ظاہری ساز و سامان سے فتح نہ ہوگا۔ بلکہ مسلمانوں کی طرف سے صرف دو دفعہ نعرۂ تکبیر ہوں گے (جیسا کہ حضور علیہ السلامؐ کی طرف سے جنگوں میں نعرۂ تکبیر ہوتا تھا) تو قسطنطنیہ فوراً فتح ہو جائے گا۔

نیز اگر حضور علیہ السلام کی ترقی کے رازوں کا مطالعہ ہو تو معلوم ہوگا کہ حضور علیہ السلامؐ کے پاس ظاہری ساز و سامان دشمن کے مقابلے میں کم تھا۔ جب کہ مقابلہ روئے زمین کے دشمن سے تھا۔ لیکن حضور علیہ السلامؐ کے پاس قرآن مجید اور احادیث شریفہ کے تمام ذکر اذکار اور دعائیں تھیں

اور اہلِ اسلام کی فوجوں نے بھی یہ حربے استعمال فرمائے۔ جن کا فائدہ یہ ہوا کہ جو ترقی چند سالوں میں حضور علیہ السلام نے فرمائی۔ وہ ترقی سالہا سالوں میں حضرت سلیمان اور حضرت ذوالقرنین علیہما السلام بھی نہیں فرما سکے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کی حکومت دلوں اور سروں دو جگہ پر تھی۔ اور غلامانِ رسولؐ دجال اور یاجوج اور ماجوج قوموں کے تمام فتنے سرکوب فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جن اور شیطان قومیں بھی مسلمان ہوئیں۔ اور آئندہ ہوں گی۔ اور آپؐ کی پیشین گوئی ہے کہ دشمن میرا نام سنتا ہے اور ایک ایک مہینے کے راستہ پر کانپتا ہے۔ برعکس حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ کی حکومتوں کی کہ وہ سروں پر تھیں۔ اور دلوں پر نہ تھیں۔ اور یہی وجوہات ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی زندگی میں جنوں کی جادوگری کے خفیہ اڈے تھے۔ جن کی وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگا تھا۔ لیکن قرآنِ مجید نے تردید فرمائی۔ چنانچہ یہ بیان قرآن مجید کے پہلے پارہ کے وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ الآیہ تا آخر رکوع میں ہے۔ اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام وفات پا گئے۔ تو جو سبا والے مسلمان ہوئے تھے بعد میں مرتد ہو گئے۔ چنانچہ یہ بیان قرآن مجید کے بائیسویں پارہ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ الآیہ میں ہے۔ اسی طرح ذوالقرنینؒ نے سدِ سکندری ضرور بنائی تھی۔ لیکن یاجوج اور ماجوج قوموں کو ہلاک نہیں

کر سکے تھے۔

غیر مسلموں کی مقبولہ دعائیں

غیر مسلم گاہے گاہے اللہ تعالےٰ کے روبرو دعائیں کرتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ شیطان نے اللہ تعالےٰ سے قیامت تک کی مہلت طلب کی اور اس کو مہلت ملی۔ (قرآن مجید پ ۸ وغیرہ) اور ابوجہل نے حق کے مقابلے میں دعا کی کہ اگر قرآن مجید حق ہے تو مجھ پر پتھروں کی بارش برسے۔ اور یا کوئی دیگر دردناک عذاب آئے۔ (قرآن مجید پ ۹) جو جنگ بدر میں قبول ہوئی اور ابوجہل مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوا۔ اسی طرح اہل سبا نے رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا الآیہ (قرآن مجید پ ۲۲) سے دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے سفروں میں دُوری فرما۔ جو قبول ہوئی۔ اسی طرح کفار مکہ نے کہا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ الآیہ (قرآن مجید پ ۲۵) یعنی اے ہمارے رب! ہم سے عذاب ہٹا دے۔ جو قبول ہوئی۔ بلکہ عام مشرکوں کی دعائیں بھی دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ سے قبول ہوتی رہتی ہیں۔ یعنی مشرک مصیبت کے وقت اللہ تعالےٰ کو خلوص دل سے پکارتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان کی مشکلیں حل فرماتے ہیں۔ اور فرعون کی دعا بھی یہم قبول ہوئی اور جسم کو نجات ملی اور روح کو نہ ملی۔ کیونکہ فرعون کا اسلام قبول نہ ہوا تھا۔ (قرآن مجید پ ۱۱)

لیکن مُسلمانوں اور غیر مُسلموں کی دعاؤں کی قبولیت میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ غیر مُسلموں کا خلوص عین مصیبت کے وقت ہوتا ہے اور ان کی دعائیں ہمیشہ نہیں ہوتیں بلکہ وہ عین دم ناک کے وقت اللہ تعالےٰ کو پُکارتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی طوطا چشم یا مطلب برآر شخص ہوتا ہے برعکس مُسلمانوں کے کہ ان کا اعتماد اور اعتقاد غیروں پر مطلق نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ خلوص دل سے اللہ تعالےٰ ہی کو پکارتے ہیں۔ پس مُسلمانوں کا بامراد ہونا قطعی اور غیر مُسلموں کا بامراد ہونا شکی ہے۔ کیوں کہ ان کا اعتماد اور اعتقاد بھی شکی ہے۔

توحید اور شرک میں فرق

شرک یہ ہے کہ گاہے گاہے اللہ تعالےٰ کو پُکارا جائے اور اکثر غیر بزرگوں کو پُکارا جائے۔ اور توحید یہ ہے کہ محض اللہ تعالےٰ کو پُکارا جائے اور غیر بزرگوں کو مطلقاً کبھی نہ پکارا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سب مُرادیں ہمیشہ پوری کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ اور غیر بزرگ نہیں کر سکتے۔ جیسے کہ غیر بزرگ اپنی حیات ممات اور اپنے جانی مالی نفع و نقصان کے مالک بھی نہیں ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں جتنی دعائیں مذکور ہیں ان کے شروع میں تین لفظ ملتے ہیں یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اور رَبِّ یعنی اے اللہ! اے ہمارے رب! اور اے میرے رب! اور غیر بزرگوں کو پکارنے کا کوئی لفظ نہیں ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ غیر بزرگوں کی عزت اور ان کا احترام نہ ہوگا۔ بلکہ جب تک ان کی عزت نہ ہوگی اور ان کے نام کے شروع میں حضرت اور نام ختم کر کے صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام اور رضی اللہ اور رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔ ایصال ثواب کی دعائیں نہ ہوں گی۔ اور غیر بزرگوں کے ہر فعل اور قول کی پیروی نہ ہوگی۔ ہم کبھی مسلمان نہ ہوں گے۔ کیونکہ عبادت اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اور اطاعت غیر بزرگوں کا خاصہ ہے۔ پس دعاؤں میں پکار محض اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور مسلمان کی یہی توحید ہے۔

مسلم اور غیر مسلم کی دعاؤں میں قبولیت کا فرق

جب مسلمان ہمیشہ خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کو پکارتا اور غیر بزرگوں کو مقابلے میں خیرباد کرتا ہے۔ اور یہی اعتقاد اور اعتماد قبولیت میں رکھتا ہے۔ تو مسلمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قطعی وعدہ ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگا برعکس غیر مسلم کے کہ اس کے ساتھ قبولیت کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ خواہ قبول ہو یا مردود ہو۔ کیونکہ اس کا اعتقاد اور اعتماد صحیح نہیں ہے۔

نیز مسلمان کی دعائیں رضا الٰہی راستی اور دنیا اور آخرت کی بہبودی پر مبنی ہوتی ہیں۔ برعکس غیر مسلموں کے کہ ان کا مذہب عقیدۃً اور ان کے اعمال کی بنیاد غلط ہیں لہٰذا ان کی اکثر دعائیں بھی غلط ہیں

چنانچہ اگر شیطان کو قیامت تک مہلت ملی ہے تو قیامت تک تمام گناہوں کا عذاب بھی شیطان کو ہوگا۔ اسی طرح ابوجہل اور سبا والوں کی دعائیں راست نہیں ہیں۔ علی ہذا القیاس غیر مسلموں کی دیگر دعائیں بس جیسے اصل خراب ہے فرع بھی سب بے بنیاد ہوگی۔ اور دعائیں کالعدم کے حکم میں ہوں گی۔

دعاؤں کے آداب

دعا کرنے کے آداب یہ ہیں کہ دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بکثرت ہو۔ جس نے دعا کرنے کی توفیق بخشی۔ پھر حضور علیہ السلام پر بکثرت درود شریف ہو۔ جنہوں نے دعا کرنے کے طریقے بتائے۔ پھر قرآن مجید اور حدیث شریف کی دعاؤں کو معمول بنایا جائے کیونکہ یہ دعائیں جامع معتبر کسا اور مقبولہ ہیں۔ اور ان کے شروع میں صرف تین کلمے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اور رَبِّ یعنی اے اللہ! اے ہمارے رب! اور اے میرے رب! ملتے ہیں اور دوسرا کوئی کلمہ نہیں ملتا۔

نیز دعا کے آداب یہ ہیں کہ جب دعا ختم کرنا ہو تو آخر میں تین کلمے یا تینوں میں سے ایک کلمہ ضرور کہا جائے۔ یعنی (۱) آمین۔ (۲) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳) صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ یعنی اے اللہ! قبول فرما اور اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما تو سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ

درود بھیجا جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر خصوصاً جب معلوم ہے کہ الحمد شریف کی دعا ختم کرکے آمین کہنا ضروری ہے۔ اور دوسری دعائیں اسی پر قیاس ہیں۔

نیز دعا کرنے کے وقت دو زانو بیٹھا جائے۔ جیسا کہ نماز کے التحیات میں بیٹھک ہوتی ہے۔ یا سجدہ میں پڑ کر دعائیں ہوں۔ اور اگر دعاؤں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ تو عام دعاؤں میں شانوں کے برابر دونوں ہاتھ بلند ہوں۔ اور دعائے استسقاء و بارش مانگنا میں اوندھے ہاتھ ہوں اور جب مباہلہ کی دعا (دشمن کے مقابلے میں دعا) ہو تو سر سے بلند ہاتھ اٹھائے جائیں۔

اسی طرح دعائیں حضور دل اور اعتماد سے ہوں۔ اور دعاؤں میں اوقات قبولیت کا خصوصیت سے لحاظ رکھا جائے۔ مثلاً سحری کے وقت یا پنجگانہ نمازوں کے بعد یا اذان کے بعد اور اقامت سے پہلے یا افطاری روزہ وغیرہ کے وقت جیسا کہ احادیث میں اوقات بتائے گئے ہیں۔

دعاؤں میں غیر شرعی طریقے

بعض حضرات قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی دعاؤں کو معمول زندگی نہیں بناتے۔ بلکہ اختراعی دعاؤں کو اپناتے ہیں۔ اور ان کے شروع میں اکثر صدقہ طفیل وسیلہ حرمت اور حق وغیرہ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔ اور دعاؤں کا خاتمہ بھی تکبیرات تسبیحات یا لاالہ

الا اللہ وغیرہ پر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریقے قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی دعاؤں کے خلاف اور غیر شرعی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالٰی کی خدمت میں دعائیں براہِ راست ہیں۔ جب کہ خدا تعالےٰ کا قرب مخلوقات کے قرب کی مانند نہیں ہے۔ اسی طرح دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ صرف حضور علیہ السلام اور بزرگوں پر بکثرت درود شریف ہے۔ خواہ دعا سے پہلے یا خاتمہ پر ہو۔ جیسا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے درود شریف میں ہے۔

اسی طرح جب الحمد شریف کی دعا کے بعد ولا الضالین کہہ کر صرف آمین کہی جاتی ہے۔ جس کے تابع قرآن مجید کی جملہ دعائیں ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا الایہ ہی کہا ہے۔ اور مزید کچھ نہیں کہا۔ تو یہ مسنون طریقے چھوڑ کر دعاؤں میں اپنے اختراعی اور خیالی طریقے اپنانے درست نہیں ہیں۔ البتہ اگر شروع کی بجائے دعاؤں کے آخر میں بجائے صدقہ اور وسیلہ وغیرہ الفاظ کے یوں کہا جائے اِلٰہَ مُحَمَّدٍ آمین! رَبَّ اِبْرَاھِیْمَ آمین! اِلٰہَ الْحَقِّ آمین! اور اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ آمین یعنی اے معبود محمدؐ کے اور اے رب ابراہیمؑ کے اور معبود سچ اور کُل عالمین کے تو ہماری دعائیں قبول فرما تو مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان الفاظ میں صرف اللہ تعالےٰ کو خطاب ہے کہ تو ان بزرگوں کا رب اور معبود

ہے۔ جن کا احترام اور عزت ہمارے دلوں میں ہے۔ لہٰذا تو ہماری دعائیں قبول فرما!

نیز اگر فوت شدہ بزرگوں کا دعاؤں کے شروع میں حیلہ وسیلہ ذکر نہ ہو۔ بلکہ صرف زندہ بزرگوں کو آگے کیا جائے کہ وہ وسیلہ بن کر ہمارے حق میں دعائیں کریں تاکہ ہم بھی ان کے ساتھ شریک دعائیں ہوں۔ جیسا کہ نماز کے امام وسیلہ بن کر دعائیں کرتے ہیں۔ اور مقتدی ان کے ساتھ شریک دعائیں ہوتے ہیں۔ تو ان زندہ بزرگوں کے ان وسیلوں کا نقصان نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ دعائیں مل جل کر زندوں کی ہیں اور مُردوں کی نہیں ہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

(۱) ایک نابینا بینا بننا چاہتے تھے۔ پس حضور علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ میں تمہارے حق میں دعا کرتا ہوں۔ لیکن تم بھی اللہ تعالےٰ کے روبرو عرض کرو۔ کہ یا اللہ! میرے حق میں حضور علیہ السلام کی سفارش قبول فرما۔ (مشکوٰۃ شریف باب جامع الدعا بحوالہ ترمذی شریف صحیح حدیث) کیونکہ یہ دعا مل جل کر تھی۔

(۲) اشاذونادر وسیلہ کی یہ صورت بھی جائز ہے کہ جو نیکی خلوص سے خدائے تعالےٰ کی خاطر کی گئی ہے اس کو دعا میں وسیلہ پیش کیا جائے اور کہا جائے کہ اس عمل کی برکت سے فلاں دعا قبول ہو جائے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ تین شخص غار کے منہ میں پھنس گئے حتےٰ کہ نجات ناممکن ہو گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اپنے اپنے نیک عملوں کا وسیلہ پیش کیا تو ان کو نجات مل گئی۔ (مشکوٰۃ باب البر والصلۃ بخاری مسلم) کیونکہ اس میں نیکی اور دعا کرنے والے ہر دو موجود ہیں

برعکس فوت شدہ بزرگوں کے کہ وہ غیر موجود ہیں۔ ایک نے کہا کہ میں کسی عورت پر عاشق تھا۔ اور جب زنا کے لئے تنہا ہوا تو معشوقہ عورت نے زنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرایا جس سے میں نے زنا چھوڑ دیا اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے بوڑھے والدین کی خدمت اپنی اولاد کے مقابلہ میں زیادہ کرتا تھا۔ اور میرا گزارا بکریوں کے دودھ پر تھا۔ ایک روز بکریاں دور چلی گئیں اور آنے تک والدین انتظار کرکے رات کو سو گئے۔ اور ایک طرف معصوم بچے دودھ کو ترستے تھے اور دوسری طرف والدین سوئے پڑے تھے جن کو جگانا پسند نہ کرتا تھا حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور میں نے حسب دستور پہلے والدین کو دودھ پلایا اور پھر اولاد کو پلایا۔ اسی طرح تیسرے نے کہا کہ میں نے کچھ دانوں پر ایک مزدور لگایا تھا اور جب دانے دینے لگا تو مزدور خفا ہو کر دانے لینے کے بغیر چلا گیا لیکن میں نے دانے کاشت کرکر بڑھاتے حتیٰ کہ نہ صرف غلہ بڑھا بلکہ اس سے قیمتی جانوروں کے ریوڑ اور غلام جمع ہو گئے اور جب وہ مزدور مدت کے بعد آیا اور اپنے دانے مانگنے لگا تو میں نے سب منافع اس کے حوالے کر دیا حتیٰ کہ اپنے پاس کچھ نہ رکھا۔

(۳) دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا وسیلہ درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفتیں اس کی ذات کی طرح زندہ اور قائم دائم ہمیشہ ہیں مثلاً یوں کہا جائے کہ میری خلاں دعا اس وسیلہ سے قبول ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے اور اس کا کوئی شریک نہ ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ حنان اور منان ہے چنانچہ یہ دعائیں مشکوٰۃ باب اسماء اللہ میں بحوالہ ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور باب استغفار میں بحوالہ ابوداؤد بمع قبولیت موجود ہیں۔

(۴) قحط سالی کے موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ کو فرمایا کرتے کہ آپ پیش امام بن کر خوشحالی کی دعا فرمائیں۔ لیکن حضرت عمرؓ عام مجمع کے ساتھ مقتدی بن کر اللہ تعالیٰ کے روبرو عرض کرتے کہ یا اللہ! جب حضور علیہ السلام زندہ

تھے تو وہ پیش امام کی طرح ہمارا وسیلہ ہوتے۔ مگر اب آپؐ کی وفات کے بعد حضور علیہ السلامؐ کی بجائے آپؐ کے چچے حضرت عباسؓ امام اور وسیلہ ہیں۔ لہٰذا تو ہماری دعا قبول فرما۔ پس دعا قبول ہو جاتی ہے اور بارش برستی ہے۔ جیسا کہ نماز استسقا کے میدان میں امام اور مقتدیوں کا دستور ہے۔ پس یہ دعا بل کر قبول ہونے کی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف باب الریاح بحوالہ بخاری شریف)

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دور میں مدینہ منورہ میں قحط بپا ہوا۔ اور حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی قبر کے لئے حجرے کی چھت کا سوراخ کر دو۔ تاکہ آسمان اور قبر کے درمیان چھت حائل نہ ہو۔ لیکن اس موقعہ پر کوئی دعا نہیں کی گئی۔ صرف اس فعل سے ہی بارش ہو گئی۔ جو کرامت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف باب کرامات بحوالہ دارمی)

غرضیکہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی عام دعاؤں میں ایسا اختراعی طریقے حیلوں وسیلوں کے نہیں ملتے۔ اور اگر شاذ و نادر کہیں حدیثوں میں ذکر ہیں تو وہ صرف زندوں کے بطور پیش امام ہیں اور مُردوں کے وسیلے مطلق نہیں ہیں۔ نیز وہ حضور علیہ السلامؐ، صحابہ کرامؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے معجزات اور کرامات ہیں۔ ان کو دعاؤں میں معمول نہیں بنایا جا سکتا۔ بلکہ حسب بیان ان کو کبھی کبھی جائز کا سا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ائمہ نماز دعائیں کرتے ہیں اور مقتدی ان کے ساتھ آمین آمین کہتے ہیں۔

دعاؤں اور ذکر الٰہی میں فرق

(۱) دعاؤں کے اوقات آداب اور مقامات مقرر ہیں۔ جیسا کہ ان کے طریقے پہلے بیان ہو چکے ہیں کہ دعائیں کرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کی بکثرت حمد و ثنا ہو۔ پھر حضور علیہ السلام اور بزرگوں پر بکثرت درود شریف ہو۔ جیسا کہ نماز کے التحیات میں درود شریف ہے۔ اور پھر دعائیں ہوں۔ اور جب دعاؤں کو ختم کرنا ہو۔ تو خاتمہ تین کلموں پر یا تینوں میں سے ایک کلمہ پر ہو۔ (۱) آمین (۲) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳) صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ یعنے اے اللہ! دعائیں قبول فرما اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ حضور علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر درود شریف پہنچائے۔ جیسا کہ آداب اور ایصال ثواب ہوتے ہیں۔ برعکس ذکر کے کہ اس میں یہ شرطیں نہیں ہیں۔

(۲) دعائیں سجدہ اور سحری میں بہتر ہیں۔ اور اذانوں اور اقامتوں کے درمیان قابل قبول ہیں۔ اسی طرح دعائیں نمازوں کے بعد اور افطاری روزوں کے وقت موزوں ہیں۔ علےٰ ہذا القیاس قبولیت کے دیگر اوقات اور مقامات لیکن ذکر الٰہی ہر وقت ہوتا ہے۔

(۳) دعاؤں میں مخصوص الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اور ان میں

ایسی ہی حاجتیں اکثر ہاتھ اٹھا کر کبھی شانوں کے برابر کبھی سر سے بلند اور کبھی سیدھے اور کبھی اوندھے کر کے عرض ہوتی ہیں۔ برعکس ذکرِ الٰہی کے کہ وہ عام ہے کیونکہ ذکرِ الٰہی کبھی زبان سے ہوتا ہے۔ اور کبھی دل سے ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ذکرِ الٰہی ہے کہ جب گناہ کا ارادہ پیدا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑ دیا جائے۔ نیز خطبہ وعظ کلام تلاوتِ قرآن مجید اور حدیث شریف اور درس تدریس وغیرہ ذکر ہیں۔ لیکن دعائیں نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ذکرِ الٰہی میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

دعاؤں کے تین حصّے

میں نے اس رسالہ میں دعاؤں کے تین حصّے کئے ہیں۔ اوّل دعائیں نازلہ یا ہنگامی۔ دوم دائمی جن کو قنوت کہتے ہیں۔ سوم قرآن مجید کی دعائیں۔ کیونکہ یہ دعائیں مختصر ہیں۔ اور اگر احادیث کی ساری دعائیں جمع کی جائیں۔ تو یہ رسالہ ضخیم بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہ رسالہ تین قسم کی دعاؤں کا نمبر ا مختصر ہے۔ اور ضخیم رسالہ احادیث کی دعاؤں کا نمبر ۲ بعد میں شائع ہوگا۔

نیز قرآن مجید کی دعائیں پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہے۔ بلکہ جب موقعہ میسر ہو تو قرآن مجید کی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ لیکن قنوت نازلہ یا دائمی کے طریقے مقرر ہیں۔ اور وہ یہ کہ رکوع

کے بعد قومہ میں قومہ کی حمد پوری کر کے ہاتھ اٹھائے جائیں۔ اور اگر نماز باجماعت ہو تو امام قنوتوں کی دعائیں جہر پڑھے۔ اور ہر دعا کے بعد وقفہ کرے۔ اور مقتدی ان وقفوں میں آمین بالجہر کہیں۔ اور اگر نمازی اکیلا نماز پڑھے تو وہ مختار ہے۔ خواہ قنوتوں کی دعائیں سر پڑھے یا جہر پڑھے۔

قنوت دو قسم کی ہے

حضور علیہ السلام نے قنوت دو قسم کی پڑھی ہے۔ اول دائمی قنوت جو وتروں کی نمازوں میں ہمیشہ پڑھی۔ اور فجر کی نمازوں میں بھی نہیں چھوڑی۔ چنانچہ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ بحوالہ احمد اور دارقطنی میں حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے قَامَا فِے الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتّٰے فَارَقَ الدُّنْيَا یعنی حضور علیہ السلام فجر کی نمازوں میں قنوت تا وفات پڑھتے رہے۔ لہذا یہ قنوت دائمی ہے۔ جس کے الفاظ آگے آئیں گے۔

دوم قنوت نازلہ یا ہنگامی ہے۔ یعنی جب کوئی عام حادثہ پیش آئے جیسا کہ آج کل ہندوستان کی طرف سے پاکستان پر حملہ ہوا ہے۔ تو مسلمان اب نازک حالات سے دوچار ہوگئے ہیں۔ اور قنوت کی دعائیں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ بحوالہ بخاری

مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے ، قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ یعنی حضور علیہ السلام نے رکوع کے بعد ایک مہینہ عرب کے بعض قبیلوں پر بد دعا فرمائی ۔ اور پھر چھوڑ دی ۔ جس کے الفاظ آگے درج ہوں گے ۔ لہٰذا یہ قنوت نازلہ یا ہنگامی ہے ۔ کیونکہ عرب کے بعض قبیلوں رعل عصیہ بنو لحیان نے حضور علیہ السلام کے ستر (۷۰) قاری دھوکہ دے کر شہید کر دیئے تھے ۔ اور ان کے خلاف یہ قنوت پڑھی گئی تھی ۔

لیکن اس سے پہلے کہ قنوت دائمی نازلہ اور قرآن مجید کی دعائیں ہدیہ خدمت ہوں درج ذیل مسائل پیش کرنے ضروری ہیں ۔ جن میں بعض حضرات گڑبڑ پھیلاتے ہیں تاکہ حق معلوم ہو جائے ۔

جہاد تین قسم کا ہے

جہاد تین قسم کا ہے ۔ اول محض اسلام کی سربلندی کی خاطر لڑنا دوم جو مسلمان غیر مسلموں کے نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ اس کو آزاد کرانے کے لئے جنگ کرنا ۔ سوم اپنی عزت اور اپنا مال بچانے کے لئے مقابلہ کرنا ۔ لیکن ان میں سے پہلی قسم بہترین جہاد ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید نے جہاد کی پہلی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں ۔ اور حدیث شریف نے تیسری قسم جہاد کی واضح فرمائی ہے ۔

قرآن مجید میں ہے وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ الْآیہ (پ ۵ ع ۸) یعنی اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کے بارہ میں غیر مسلموں کے خلاف جنگ کیوں نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلا جہاد اور کمزوروں کے بارہ میں دوسرا جہاد ہے۔

بلوغ المرام باب قتال الجانی والمرتد بحوالہ ابو داؤد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَہِیْدٌ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مال کو بچانے کی خاطر جان دیتا ہے۔ وہ شہید مرتا ہے۔

جہاد کی فضیلت

مسلمان اگر جہاد نہ کریں بلکہ صرف نماز روزہ وغیرہ ارکان خمسہ بجا لائیں۔ تو ان کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔ لیکن چونکہ اس سے اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی عزت اور وقار قائم نہیں رہتے۔ جب تک کہ جہاد نہ ہو۔ لہٰذا اسلام میں عزت اور وقار قائم رکھنے کی خاطر جہاد فرض ہے۔ اور جب مسلمانوں پر حملہ ہو جیسا کہ آج ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا ہے۔ تو دفاع میں جہاد افرض الفرائض ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مجاہدین زندہ اور سلامت رہیں تو ان کے لئے دو ۲ خوشخبریاں ہیں۔ اول اسلام اور مسلمانوں کی عزت ہوگی۔ دوم جنت میں مجاہدین کے لئے سو سو درجے ہوں گے جن میں

ہر ایک درجہ کی دوسرے درجے سے پانچ سو برس کی بلندی ہے۔ لیکن اگر مجاہدین شہادت پائیں گے۔ تو ان کا حکم مسلمانوں کے دیگر مُردوں کا نہیں ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ ان کو نزع قبر اور حشر وغیرہ کی تکلیفیں نہیں ہیں۔ حتے کہ بعض شہدا ایسے عالی مرتبہ ہیں کہ ان میں اور نبیوں میں صرف نبوت کے درجہ کا فرق باقی رہ جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بار بار آکر مرنا شہید کے بغیر کوئی نہیں چاہتا۔ کیونکہ شہید کو موت میں مزہ ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے فرمایا مَقَامُ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا (مشکوٰۃ باب جہاد بحوالہ ترمذی بروایت ابوہریرہؓ) یعنی جہاد

کشمیر کا الحاق کس سربراہ سے جائز ہے

چونکہ ہندوستان کا سربراہ غیر مسلم ہے اور پاکستان کا سربراہ مسلمان ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر مسلم سربراہ کے جھنڈے تلے جا تیار دیں۔ تاکہ مقابلہ میں مسلمان سربراہ زیر ہو۔ اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ اپنے ملک کا الحاق مسلمان کے مقابلے میں غیر مسلم سربراہ سے کریں۔ کیونکہ اس سے کفر کی نشو ونماء ہو گی۔ لہٰذا ہندوستان کے مسلمانوں کی جنگ غیر مسلم سربراہ کے جھنڈے تلے پاکستان کے ساتھ کفر کی جنگ ہے۔ اور کشمیر کا الحاق غیر مسلم سربراہ

کے ساتھ پاکستان کے مقابلے میں کفر ہے۔ اور اس کی خاطر مرنا بھی کفر ہے۔

برعکس پاکستان کے مسلمانوں کے ان کا سربراہ مسلمان ہے اور پاکستان کے مسلمان اپنے مسلمان سربراہ کے جھنڈے تلے جانیں دیتے ہیں۔ تاکہ غیر مسلم سربراہ کے مقابلہ میں پاکستان اسلام اور مسلمانوں کا فروغ ہو۔ اسی طرح ہندوستان کے مقابلے میں پاکستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کی غرض و غایت بھی مسلمانوں اور اسلام کی ترقی ہی ہے۔ لہٰذا پاکستان کے ساتھ کشمیر کا الحاق عین اسلامی ہے۔ اور مسلمان سربراہ کے جھنڈے تلے کشمیر کے الحاق کی خاطر جانیں دینا بھی عین جہاد اور عین شہادت ہے۔ کیونکہ مسلم اور غیر مسلم حکومتوں کا امتیاز صرف سربراہوں کے اسلام اور غیر اسلام پر موقوف ہے۔

البتہ ہندوستان کے وہ مسلمان اس وعید سے مستثنے رہیں گے جو پاکستان کے ساتھ مقابلے میں زبردستی لائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ بظاہر ہندوستان کے ساتھ ہیں اور خفیہ خیر خواہی پاکستان کی کرتے ہیں۔

اسی طرح وہ مسلمان حکومتیں بھی مستثنے ہیں جن کے سربراہ مسلمان ہیں اور ان کے جھنڈے تلے دو مسلمان فوجیں لڑتی اور مرتی ہیں جیساکہ صحابہ کرامؓ اور بعد میں آج تک مسلمانوں کی باہمی جنگیں ہیں۔ کیونکہ وہ مسلمان

ہیں۔ اور ان کا معاملہ نیتوں پر موقوف ہے۔ اور شریعت ان کے بارہ میں خاموش ہے۔

بعض اذکار کے فوائد

(۱) قرآن مجید کی تلاوت سے بڑھ کر کوئی ذکر نہیں ہے۔ کیوں کہ قرآن مجید کی شان دوسرے اذکار پر یوں ہے جیسے اللہ تعالے کی شان مخلوق پر اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت پر بغیر مانگے مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالے سے مانگنا بہترین عبادت ہے۔

(۲) قرآن مجید کی سورتیں ایک سو چودہ ہیں۔ اور ہر ایک سورت کی شان دوسری سورت کے مقابلے میں بہتر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن الحمد شریف کا نمبر سب سورتوں سے زیادہ ہے۔ کیونکہ الحمد شریف چھوٹی اور آسان سورت ہے۔ اور قرآن مجید نے اکیلے الحمد شریف کو سبع مثانی (سات آیتیں بار بار دہرائی ہوئیں) اور قرآن عظیم قرار دیا ہے۔ جیسے کہ کوئی نماز بغیر الحمد شریف کے قبول نہیں ہوتی۔ خواہ سارا قرآن مجید نماز میں دہرا دہرا کر پڑھا جائے اسی طرح سورت قل ہو اللہ احد تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سورتیں پناہ دینے کے بارہ میں سب سورتوں سے بہتر ہیں۔ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت بیان نہیں ہوسکتی لہٰذا جو شخص ہر نماز کے بعد ان پانچوں کو پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرے گا اور پھر دوبارہ اور سہ بارہ پہلے کی طرح مزید دم کرے گا تو عبادت

کی عبادت اور ذکر کا ذکر ہوگا اور بیماریوں سے شفا اور جنگ میں کامیابی ہوگی۔

(۳) حدیث شریف میں ہے کہ سورہ یٰسین قرآن مجید کا دل اور قرآن مجید کی دس منزلوں کے برابر ہے۔ اور جس نیت سے پڑھی جائے وہ نیت یقیناً پوری ہوگی۔ پس اگر یہ سورت بیماری سے شفا یا جنگ میں کامیابی کی خاطر شروع دن میں پڑھی جائے۔ تو یقیناً جو نیت ہوگی وہ پوری ہوگی۔

(۴) نواب صدیق حسن صاحبؒ بھوپالوی الداد والدواء میں فرماتے ہیں۔ کہ ایک بزرگ سورۃ توبہ کی آخری دو آیتیں یعنی لَقَدْ جَاءَکُمْ الآیہ تا ختم سورت روزانہ ایک دفعہ پڑھا کرتے تھے۔ اور فوت نہ ہوتے تھے حتیٰ کہ ایک سو تیس برس کی عمر کو پہنچ گئے لیکن ایک دفعہ ان کو حضور علیہ السلام خواب میں نظر آگئے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ ہم آپ کو ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور آپ ہم سے دُور دُور رہتے ہیں تو یہ دُوری کب تک رہے گی؟

پس اس بزرگ نے یہ وظیفہ چھوڑ دیا اور فوت ہو کر حضور علیہ السلامؐ سے جا ملے۔ جیسا کہ زندگی حاصل کرنے کے لئے یہ عمل بہترین ہے۔ اور مجاہدین کی زندگی چونکہ مہنگی ہے۔ لہذا ان کو یہ عمل خصوصیت سے کرنا چاہیے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسری سورتیں اور ان کے بے شمار فوائد

نازلہ قنوت یا ہنگامی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اے اللہ! بخش تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ
اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اے اللہ! ملا دے ان کے

قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ اَللّٰھُمَّ
دلوں کو اور اصلاح کر ان کے درمیان اے اللہ!

انْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّھِمْ
ان کی مدد فرما اپنے دشمن پر اور ان کے دشمن پر

(۲) اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ
اے اللہ! مدد فرما اسلام کی اور مسلمانوں کی

وَدَمِّرْ عَلٰٓی اَعْدَآءِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ
اور ہلاکت ڈال دشمنانِ دین پر اے اللہ! مدد فرما

عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِيْنَ۔
لشکروں مسلمانوں کی

(۳) اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَذِلَّ
اے اللہ! غلبہ دے اسلام کو اور مسلمانوں کو اور ذلیل کر

الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ
کافروں اور مشرکوں کو

(۴) اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
اے اللہ! لعنت کر کافروں کو جو روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ
تیری راہ سے اور جھٹلاتے ہیں تیرے پیغمبروں کو اور

يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآئَكَ۔
لڑتے ہیں تیرے دوستوں سے

(۵) اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ
اے اللہ! مخالف کر ان کی گفتگو اور ڈگمگا

اَقْدَامَهُمْ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
ان کے قدم اور ڈال ان کے دلوں میں ڈر

وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ وَرِجْزَكَ وَعَذَابَكَ
اور نازل فرما ان پر اپنی تنگی اور اپنی وباء اور اپنا دکھ

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط
بیشک تیرا دکھ کفار کو ملنے والا ہے

(۶) اَللّٰهُمَّ مَزِّقْ جَمْعَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ
اے اللہ! پھوڑ ان کی جمعیت اور پراگندہ کر ان کی حالت

وَدَمِّرْ دِيَارَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ
اور لپیٹ کر ان کی چھاؤنیاں اور پھیلا ان کے قدم

وَخَرِّبْ بُنْيَانَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ
اور خراب کر ان کی بنیاد اور نازل فرما ان پر اپنا عذاب

الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ط
جس کو تو نہیں رد کرتا قوم گنہگار سے

(۷) اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط

اے اللہ! نجات دے کمزور دل کو مومنوں سے

اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ط

اے اللہ! سخت کر اپنا دباؤ مشرکوں پہ

اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ؕ

اے اللہ! قحط ڈال مثل قحط یوسف علیہ السلام کے

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَآءِ

اے اللہ! بیشک ہم مانگتے ہیں تجھ سے کامیابی نزدیک فیصلہ کے

وَمَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ

اور مراتب شہیدوں کے اور عیش نیک بختوں کے

وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ط

اور مدد دشمنوں پر بیشک تو سننے والا دعا کا ہے

(۹) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ

اے اللہ! نازل کرنے والے کتاب کے اور چلانے والے بادلوں کے

وَسَرِيْعَ الْحِسَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ

اور جلد لینے والے حساب کے اور شکست دینے والے جماعتوں کے اے اللہ!

اَهْزِمْهُمْ

شکست دے ان کو

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ

اے اللہ! بانٹ تو ہمارے لئے اپنا ڈر کہ تو روک ہو اس کے سبب

بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا

ہمارے درمیان اور اپنے گناہوں کے درمیان اور اپنی اطاعت سے تو از کہ

تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ

پہنچائے تو ہمیں اس کے سبب اپنی جنت میں اور یقین سے دے کہ تو آسان کرے

بِهٖ مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا

اس کے سبب مصیبتیں دنیا کی اور فائدہ دے ہمیں ہمارے کانوں کے ساتھ

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ

اور ہماری آنکھوں کے ساتھ اور ہماری قوت کے ساتھ جب تک کہ تو ہمیں زندہ رکھے اور کر اسکو

الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ
وارث ہم سے اور کر ہمارا انتقام اس پر جس نے

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ
ہم پر ظلم کیا اور ہماری مدد فرما اس پر جس نے ہم سے دشمنی کی اور نہ کر

مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ
ہماری مصیبت ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑی

هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ
ہمارے فکر کی اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو جو

لَا يَرْحَمُنَا اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا
نہ رحم کرے ہم پر اے اللہ! ہمیں زیادہ کر اور نہ کم کر اور ہمیں عزت دے

وَلَا تُهِنَّا وَلَا تُشْمِتْ بِنَا أَعْدَاءَنَا وَلَا
اور نہ توہین کر اور نہ خوش کر ہمارے ساتھ ہمارے دشمنوں کو اور نہ

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
کر ہمیں فتنہ قوم کو ظالم کے لئے

۱۱) اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ اَللّٰهُمَّ
اے اللہ! بچا ہمیں ان کی شر سے جس کے ساتھ تو چاہے اے اللہ!

اُسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا
ڈھانک ہمارے پردے اور امن بنا ہمارے ڈر

۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ
اے اللہ! بیشک ہم تجھے کرتے ہیں ان کی چھاتیوں میں اور ہم پناہ چاہتے

بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا
ہیں تیرے سلطان کی شرارتوں سے اے اللہ! ہماری مدد فرما

وَلَا تَنْصُرْ عَلَيْنَا
اور نہ مدد فرما ہمارے خلاف

۱۳) وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا۔ وَلَا
قسم اللہ تعالیٰ کی اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ نہ ہدایت پاتے ہم اور نہ

تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا اَللّٰهُمَّ فَاَنْزِلَنْ
صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے اے اللہ! پس اُتار

سَكِينَةً عَلَيْنَا۔ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِلَّا قَيْنَا اِنَّ

تسلی ہم پر اور ثابت رکھ قدم اگر ہم فریقین مزاحم ہوں

الْاُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

بیشک ان کفار نے یہ بغاوت کی ہم پر جب ان کفار نے شرک چاہا تو ہم نے انکار کر دیا

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ۔ فَاغْفِرِ

اے اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا پس بخش

الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

انصار اور مہاجرین کو

۱۴) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اے ہمارے رب! قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ اِلٰهَ

درود بھیجے اللہ تعالیٰ نبی پر اور آپ کی اولاد پر اے اللہ

مُحَمَّدٍ اٰمِيْنَ! اِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ اٰمِيْنَ اِلٰهَ

محمدؐ کے قبول فرما! اے اللہ ابراہیمؑ کے قبول فرما! اے اللہ

اَلْعَالَمِيْنَ اٰمِيْن

جہانوں کے قبول فرما!

حضور علیہ السلامؐ کی ان نازلہ دعاؤں کا فائدہ یہ ہوا کہ پہلے دشمن حملے کرتے تھے۔ لیکن بعد میں آپؐ نے پیشین گوئی فرمائی کہ اب دشمن میں ہم پر حملہ کرنے کی تاب نہیں رہی۔ بلکہ آج کے بعد ہم دشمن پر حملہ کیا کریں گے۔ حالانکہ آپؐ کے پاس بظاہر ساز وسامان نہیں ہے۔ اور پھر دشمن ایک ایک مہینے کے فاصلے پر آپؐ کا نام سنتا ہے۔ اور تھر تھر کانپتا ہے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی آپؐ نے جنگ احزاب چھٹے سال سن ہجری میں فرمائی تھی۔

دائمی قنوت یعنی ہمیشہ کی دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِيْمَنْ ھَدَيْتَ وَعَافِنَا

اے اللہ! تو ہمیں ہدایت فرما ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت فرمائی اور عافیت دے ہمیں

فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ

ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی اور خبر گیری کر ہماری ان لوگوں میں جن کی تو نے خبر گیری کی

وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ

اور برکت ڈال ہمارے لئے اس چیز میں جو تو نے ہمیں دی اور بچا ہمیں برائی

مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ

اس چیز سے جو تو نے فیصلہ کیا پس بیشک تو فیصلہ کرتا ہے اور نہیں فیصلہ کیا جاتا تجھ پر

اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ

بیشک شان یہ ہے نہیں ذلیل ہوتا وہ شخص جس کو تو دوست رکھے اور نہیں عزیز ہوتا وہ شخص جس کو تو دشمن رکھے

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ

بابرکت ہے تو اے ہمارے رب اور بلند ہے تو ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور

نَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَ

توبہ کرتے ہیں تیری طرف اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور

نَتُوْبُ اِلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ

ہم توبہ کرتے ہیں تیری طرف درود بھیجے اللہ پر نبی پر اور آپ کی آل پر

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ

اور ہم ایمان لاتے ہیں تجھ پر اور بھروسہ کرتے ہیں تجھ پر اور ثنا کرتے ہیں تجھ پر

الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ

خیر کی اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں اور نہیں ناشکری کرتے تیری اور ہم علیحدہ کرتے ہیں

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اور چھوڑتے ہیں اس کو جو تیرا نافرمان ہے شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ

اے اللہ! تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

اور تیری طرف ہم بھاگتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی

وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ

اور ہم ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کفار کو

مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ

ملنے والا ہے۔ اے اللہ! بیشک ہم پناہ پکڑتے ہیں تیری خوشنودی کے ساتھ

سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ

تیرے غصے سے اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور

نَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا نُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ

پناہ پکڑتے ہیں تیرے ساتھ تجھ سے نہیں ہم شمار کر سکتے ثنا کا تجھ پر

اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

تو ہے جیسا کہ تو نے ثنا کی اپنی ذات پر

(۳) اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنَّا مَا نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَآءِ

اے اللہ! دور فرما ہم سے جو اترا ہم پر بلاء سے

وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْمَرَضِ

اور وباء سے اور قحط سے اور طاعون سے اور مرض سے

وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ

اور بری بیماریوں سے

(۴) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اے ہمارے رب! تو قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ

درود بھیجے اللہ تعالیٰ نبی کریم پر اور آپ کی آل پر

حضور علیہ السلام کی دائمی قنوت کی یہ دعائیں جامع اور ہمیشہ ہیں۔ کیونکہ ان میں استغفار ہے جس میں دین دنیا کے خزانے مضمر ہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ استسقاء کی خاطر میدان میں نکلے اور صرف استغفار ہی پڑھا۔ اور جب لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ نے بارش کی دعا نہیں مانگی۔ تو جواب دیا کہ استغفار استسقاء ہے۔ جس کی دلیل سورہ نوح علیہ السلام کا استغفار ہے۔

قرآن مجید کی دعائیں

قرآن مجید کی یہ دعائیں حدیثوں کی دعاؤں سے بہتر ہیں جیسا کہ قرآن مجید کی شان بہتر ہے اور وہ دعائیں چار قسم کی ہیں۔ (۱) حضور علیہ السلام (۲) جملہ انبیاء علیہم السلام کی دعائیں (۳) پاکباز اور پاکدامن خواتین کی دعائیں (۴) فرشتوں کی دعائیں۔ یہ چاروں قسم کی دعائیں یہ ہیں:۔

تیرہ انبیاء علیہم السلام کی ۵۴ دعائیں

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

(۱) رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر تو نے نہ بخشا ہمیں

لے یوں تو یہ دعائیں ۵۴ سے زیادہ ہیں لیکن جب قرآن مجید میں بعض دعائیں ایک جگہ جمع

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ ع ۸)

اور نہ رحم فرمایا تو ہو جائیں گے ہم گھاٹا پانے والوں میں سے

یہ دعا حضرت آدم اور مائی حوّا علیہما السلام میاں بیوی دونوں کی ہے۔ جو پہلے جنت سے نکالے گئے۔ اور بعد میں اس دعا کی برکت سے دوبارہ جنّت میں داخل ہوں گے۔ لیکن پہلے ایک درخت کے پھل سے ممانعت تھی اور اب کسی پھل سے رکاوٹ نہ ہو گی۔ جیسا کہ یہ دعا تمام فرزندان آدم کو بطور ورثہ ملی ہے تاکہ اولاد کی مُرادیں بھی بدستور بر آئیں۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ۵ دعائیں

۱۔ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ

اے ہمارے رب! تجھ پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری طرف ہم نے رجوع کیا اور

اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے رب! نہ کر ہمیں فتنہ

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ

ان لوگوں کے لئے جو کافر ہیں اور ہمیں بخش اے ہمارے رب! بیشک تو

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (پ ۲۸)

غالب باحکمت ہے۔

۲۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

اے ہمارے رب! قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا

اے ہمارے رب! اور کر ہمیں مسلمان اپنا اور ہماری اولاد کے سے

أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا

ایک اُمت مسلمان اپنے لیئے اور ہمیں سکھا ہماری عبادت کے طریقے اور ہماری توبہ قبول فرما

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ

بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحیم کرنے والا ہے اے ہمارے رب! اور بھیج

فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

ان میں رسول ان میں سے جو پڑھے ان پر تیری آیتیں

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ

اور ان کو سکھائے کتاب اور حکمت اور ان کو پاک کرے

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (پ ۱۳)

بیشک تو غالب حکمتوں والا ہے

۳۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ

اے میرے رب! کر اس شہر کو امن والا اور دور رکھ مجھے

وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ

اور میرے بیٹوں کو یہ کہ ہم عبادت کریں بتوں کی اے میرے رب! بیشک

أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَإِنَّهٗ

انہوں نے گمراہ کیا بہت کو لوگوں سے پس جو شخص میری تابعداری کرے وہ

مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

میرا ہے اور جو شخص میری نافرمانی کرے پس بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

رَبَّنَا إِنِّيْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ

اے ہمارے رب! بیشک میں نے ٹھہرایا اپنی اولاد کو وادی غیر

ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا

آباد میں پاس تیرے گھر عزت والے کے اے ہمارے رب!

لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ

تاکہ قائم کریں وہ نماز کو پس کر دلوں

النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ

لوگوں کو جھکیں ان کی طرف اور رزق دے ان کو

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ

پھلوں سے تاکہ وہ شکر کریں اے ہمارے رب! بیشک تو

تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ

جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور نہیں چھپی اللہ تعالیٰ پر

مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝

کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے دیئے مجھے باوجود بڑھاپے کے

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ بیشک میرا رب سننے والا دعا کا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ

اے میرے رب! کر مجھے قائم کرنے والا نماز کا اور میری اولاد کو بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اے ہمارے رب اور قبول فرما میری دعا اے ہمارے رب! بخش مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ (پ ۱۳)

اور ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب

۴۔ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

اے میرے رب! دے مجھے حکم اور ملا مجھے نیکوں کے ساتھ

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

اور کر میری زبان سچ کی پچھلے لوگوں میں

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ

اور کر مجھے وارث جنت کی نعمتوں کا اور بخش

لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ

میرے باپ کو بیشک وہ ہے گمراہوں سے اور نہ رسوا کر مجھے

يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝

جس دن لوگ اٹھائے جائیں جس دن نہیں فائدہ دے گا مال اور نہ بیٹے

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ (پ ۱۹)

مگر جو شخص لائے اللہ کے پاس دل سلامتی والا

۵۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (پ ۲۳)

اے میرے رب! دے مجھے لڑکا نیکوں سے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مذکورہ بعض دعاؤں میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی شریک تھے۔ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمرود خدائی کے دعوے والا بادشاہ اور اس کی قوم جنہوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تھا برباد ہوئے لیکن آلِ ابراہیم میں علومت نبوت اور رحمتیں قیامت تک جاری ہوئیں اور آپ بڑھاپے میں با اولاد ہوئے حتےٰ کہ حضور علیہ السلام کی آمد اور درود شریف بھی ابراہیمی دعاؤں کی برکت ہے۔ اور جب ہم مسلمان ان دعاؤں کو اپناتے ہیں۔ تو ہمارے جملہ نقطۂ نگاہ ذاتی اور قومی حالیہ اور مستقبلہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح پورے ہوتے ہیں۔ اور ہم آپ کے ہی مرہونِ منت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی بہترین باپ بہترین ورثہ اپنی اولاد میں چھوڑ جاتا ہے۔ خصوصاً جب یہ دعائیں ہی نہیں ہیں۔ بلکہ بانجھ پن بے اولاد اور اوترہ پن سے بچنے کے علاج معالجے بھی۔ اور جنگ جیتنے کے ہتھیار بھی ہیں۔

(۳) حضرت نوح علیہ السلام کی ۵ دعائیں

۱۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اے میرے رب! نہ چھوڑ زمین پر کفار سے

دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ

کوئی چلنے والا بیشک اگر تو ان کو چھوڑے گا تو وہ گمراہ کریں گے تیرے بندوں کو اور

وَلَا يَلِدُوْا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

اور نہیں جنیں گے وہ مگر بدکار کافر اے میرے رب! بخش مجھے

وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اور میرے ماں باپ کو اور جو داخل ہو اس میرے گھر میں ایمان والا اور ایمان والوں کو

وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا تَبَارًا ۝ (پ ۲۹)

اور ایمان والیوں کو اور نہ زیادہ کر ظالموں کو مگر بربادی

۲۔ رَبِّ إِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝

اے میرے رب! بیشک میں مغلوب ہوں پس میری مدد فرما

۳۔ رَبِّ إِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَ

اے میرے رب! بیشک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے پس تو فیصلہ فرما میرے درمیان اور

بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ ۱۹)

ان میں حق فیصلہ اور مجھے بچا دے اور ان کو جو میرے ہمراہ ایمان والے ہیں۔

۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

تمام تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں نجات دی قوم ظالموں سے

رَبِّ أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ (پ ۱۸)

اے میرے رب! اتار مجھ کو اتارنا برکت والا اور تو بہتر ہے اتارنے والوں کا

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ (پ۱۸)
اے میرے رب! میری مدد فرما بسبب اس کے کہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے

۵۔ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
اے میرے رب! بیشک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ○ (پ ۱۲)
حق ہے اور تو بڑا حاکم حاکموں کا ہے

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ ساڑھے نو سو برس تھی لیکن اس عرصے میں قوم ایمان نہ لائی بلکہ بیٹا کنعان اور بیوی بھی کافر رہے۔ صرف قوم سے ۸۰ اسّی افراد مسلمان ہوئے۔ لیکن جب مایوسی ہو گئی۔ تو آپ نے تنگ ہو کر یہ بد دعائیں فرمائیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارے کے سارے طوفان نوح سے ہلاک ہوئے۔ حتیٰ کہ بیٹے کے حق میں نجات کی دعا ہوئی اور وہ بھی مسترد ہوئی۔ جیساکہ یہ قہر الٰہی ختم نہ ہوگا بلکہ دنیا کے بعد آخرت میں داخل دوزخ ہوگا۔

۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ۹ دعائیں

۱۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○
اے میرے رب! کھول دے میرا سینہ اور آسان فرما میرا کام

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○
اور کھول دے گرہ میری زبان سے تاکہ سمجھیں وہ میری بات

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ

اور کر میرا مددگار میرے اہل سے ہارون

أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي

میرا بھائی مضبوط کر اس کے ساتھ میرا بازو اور شریک کر اس کو

أَمْرِي ۝ (پ ۱۶)

میرے کام میں

۲- رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ

اے میرے رب! بخش مجھے اور میرے بھائی کو اور داخل کر ہمیں اپنی رحمت میں

وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ (پ ۹)

اور تو رحم کرنے والوں کا ہے

۳- رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ

اے میرے رب بیشک میں نہیں مالک مگر اپنی جان کا اور اپنے بھائی کا پس تو جدائی ڈال

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ (پ ۲)

ہمارے درمیان اور قوم نافسقوں کے درمیان

۴- رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ وَيَضِيقُ

اے میرے رب! بیشک میں ڈرتا ہوں یہ کہ وہ مجھے جھٹلائیں اور تنگ ہے

صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی
میرا سینہ اور نہیں گویا میری زبان پس بھیج طرف
هٰرُوْنَ وَلَھُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ
ہارون کے اور ان کا مجھ پر گناہ پس ڈرتا ہوں یہ کہ
یَّقْتُلُوْنِ ۝ (پ ۱۹)

۵۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (پ ۲۰)
اے میرے رب! بیشک میں اس روزی کا جو تو نے میرے لئے نازل فرمائی محتاج ہوں

۶۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی ۝ (پ ۱۶)
اے ہمارے رب! بیشک ہم ڈرتے ہیں یہ کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا یہ کہ سرکشی کرے

۷۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ
اے ہمارے رب! نہ کر ہمیں فتنہ قوم ظالموں کے لئے اور
نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ
ہمیں نجات دے اپنی رحمت کے ساتھ قوم کافروں سے اے ہمارے رب! بیشک
اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی
تو نے دی فرعون کو اور اس کے سرداروں کو زینت اور اموال

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ
زندگانی دنیا میں اے ہمارے رب! تاکہ وہ گمراہ کریں تیری راہ سے

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى
اے ہمارے رب! مٹا دے اوپر ان کے اموال کے اور سختی کر اوپر

قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ (یونس)
ان کے دلوں کے پس وہ نہ ایمان لائیں حتیٰ کہ دیکھیں دردناک عذاب

۸- رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ
اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ہلاک کرتا ان کو اس سے پہلے اور

اِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ
مجھے بھی کیا تو ہمیں کرتا ہے بسبب فعل بے وقوفوں کے ہم سے نہیں ہے

هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ
یہ مگر تیری آزمائش ہے تو گمراہ کرتا ہے اس کے ساتھ جس کو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے

مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
جس کو چاہتا ہے تو ہمارا دوست ہے پس تو ہمیں بخش

ل حضرت موسیٰ ؑ کی یہ دعا ستر سرداروں کی ہلاکت کے بعد ہوئی تھی۔ چنانچہ اس دعا کی برکت سے یہ سردار زندہ ہوئے۔ لیکن ہم اس دعا سے اپنے بیماردل کی تندرستی اور تندرستوں کی لمبی حیاتی مراد رکھیں گے۔

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ
اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین بخشنے والوں سا ہے اور لکھ

لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
ہمارے لئے اس دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ
بیشک ہم نے رجوع کیا تیری طرف

۹۔ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ فَغَفَرَ
اے میرے رب! بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر پس بخش پس بخش دیا اس

لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ رَبِّ بِمَا
اس کو بیشک وہ بخشنے والا ہے رحم والا ہے کہا اے میرے رب! بسبب

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝
اس کے کہ تو نے مجھ پر انعام فرمایا پس ہرگز نہ ہوں گا میں مددگار گناہگاروں کا

رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
اے میرے رب! مجھے نجات دے قوم ظالموں سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور قبطیوں کی طرف سے بڑی تکلیفیں تھیں۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ان دعاؤں سے فرعون کی حکومت ختم ہوئی۔ اور بنی اسرائیل کو

حکومت بغیر جنگ کے ملی اور اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے توریت عنایت ہوئی۔ اور اس کے بعد مزید برآں یہ ہوا کہ یہ حکومت پھیلی اور جیسے ملک مصر بغیر جنگ کے ملا۔ شام کا ملک بھی ملا۔ حالانکہ بنی اسرائیل کو تاہیاں بہت تھیں۔ جتنے کہ بنی اسرائیل حکومت اور نبوت کی اس سرفرازی سے اپنے زمانے کی بہترین قوم شمار ہوئے۔

(۵) حضرت شعیب علیہ السّلام کی دعا

۱۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ

اے ہمارے رب! تو فیصلہ فرما ہماری اور ہماری قوم کے درمیان سچا اور تو بہتر ہے

الْفَاتِحِينَ ٥ (پ ۹)

فیصلہ فرمانے والوں کا

حضرت شعیب علیہ السلام کی اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم ستاتی تھی۔ لیکن آخر کار آسمان سے آگ برسی اور چشم زدن میں سارے کے سارے آگ میں جل کر راکھ ہو گئے۔

(۶) حضرت یونس علیہ السّلام کی دعا

۱۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (پ ۱۷)

نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو بیشک میں ہوں ظالموں سے

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے کفر سے تنگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر بھاگ گئے تھے اور مچھلی کے پیٹ میں گرفتار ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ اس اثنا میں آپ کا اہل و عیال بھی گم ہو گیا۔ لیکن چونکہ یادِ الٰہی سے غافل نہ تھے۔ لہٰذا آپ نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا فرمائی۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ سوا مہینہ کے بعد مچھلی کے پیٹ سے نجات پاتے ہیں اور آپ کو اہل و عیال بھی واپس مل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب قوم کی طرف واپس لوٹے تو قوم ایک لاکھ سے زائد افراد پر مشتمل تھی۔ وہ سارے کے سارے مسلمان ہو گئے۔

(۷) حضرت لوط علیہ السلام کی ۲ دعائیں

۱۔ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۹)

اے میرے رب! مجھے نجات دے اور میرے اہل کو اس سے کہ جو یہ لوگ عمل کرتے ہیں

۲۔ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (پ ۲۰)

اے میرے رب! میری مدد فرما قوم فسادی پر

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم بڑی بداخلاق تھی۔ حتیٰ کہ قوم نے ایک دفعہ آپ کا محاصرہ بھی کیا لیکن ان دعاؤں کی برکت سے نہ صرف محاصرہ پسپا ہوا۔ بلکہ قوم کا علاقہ آسمان کے قریب لیجا کر پلٹا دیا گیا۔ اور پھر اوپر سے پتھروں کا مینہ برسایا گیا۔

(۸) حضرت سلیمان علیہ السلام کی ۲ دعائیں

۱۔ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ

اے میرے رب! مجھ میں ڈال دے یہ کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے انعام فرمائی

عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ
مجھ پر اور اوپر میرے ماں باپ کے اور یہ کہ میں عمل کروں نیک کہ تو اس کو پسند فرمائے داخل فرما مجھے
بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (پ ۱۹)
اپنی رحمت کے ساتھ اپنے بندوں میں نیکوں میں

۲۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اِنَّكَ
اے میرے رب! دے مجھے ملک جو نہ لائق ہو کسی کو میرے بعد بیشک
اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (پ ۲۳)
تو دینے والا ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ان دعاؤں سے آپ کی حکومت انسانوں جنوں پرندوں اور ہواؤں پر تھی حتیٰ کہ ان دعاؤں کی برکت سے بلقیس ملکہ سبأ اور اس کا علاقہ سارے مسلمان ہوگئے۔

(۹) حضرت ایوب علیہ السلام کی ۲ دعائیں

۱۔ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (پ ۱۷)
اے میرے رب! بیشک مجھے پہنچا دکھ اور تو بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والوں کا ہے۔

۲۔ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○ (پ ۲۳)
اے میرے رب! بیشک مجھے لگا شیطان تھکاوٹ اور دکھ دینا تو

حضرت ایوب علیہ السلام کے سارے جسم میں کیڑے، کوڑے پڑ گئے تھے حتیٰ کہ عرصہ ۱۷ سالہ گزر گیا جیسا کہ کوئی لاعلاج بیماری ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ کا بال بچہ اور مال سب تباہ اور برباد ہو گئے تھے۔ لیکن جب آپ نے یہ دعا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت بخشی اور دوبارہ مال اولاد سب واپس ہوئے حتیٰ کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو لقب صابر ملا۔

۱۰) حضرت ذکریا علیہ السلام کی ۳ دعائیں

۱۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (پ ۱۷)

اے میرے رب! نہ چھوڑ مجھے اکیلا اور تو بہترین وارثوں کا ہے

۲۔ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا

اے میرے رب! بیشک کمزور ہو گئیں ہڈیاں میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے سے

وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ

اور نہیں ہوں میں تجھ کو پکارنے سے اے میرے رب! بدبخت اور بیشک میں ڈر گیا وارثوں سے

مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ

جو میرے بعد ہیں اور ہے میری بیوی بانجھ پس بخش مجھے اپنے

لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ

ہاں سے وارث جو میرا وارث ہو آل یعقوب سے اور کر اس کو

رَبِّ رَضِيًّاo (پ ۱۶)

اے میرے رب! پسندیدہ

۳۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ

اے میرے رب! بخش مجھے اپنے ہاں سے اولاد پاکیزہ بیشک تو

سَمِيْعُ الدُّعَآءِo فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ

سننے والا دعا کا ہے پس جواب دیا اس کو فرشتوں نے اور وہ قائم تھے نماز پڑھتے تھے

فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ

محراب میں یہ کہ اللہ تو خوشخبری دیتے ہیں آپ کو یحییٰ کی تصدیق کرنے والا کلمہ کی

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَo

جو اللہ کی طرف سے ہے اور سید ہے اور بند ہے عورتوں سے اور نبی نیکوں سے ہے

قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ

کہا اے میرے رب! کس طرح ہوگا میرا لڑکا اور تحقیق پہنچا مجھے بڑھاپا

وَامْرَأَتِيْ عَاقِرٌ ۚ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُo

اور میری بیوی بانجھ ہے۔ کہا اسی طرح اللہ تو کرتا ہے جو چاہتا ہے

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۚ قَالَ اٰيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

کہا اے میرے رب! کر میرے لئے نشانی فرمایا نشانی تیری یہ ہے کہ نہیں کلام کریگا تو لوگوں سے

ل بظاہر یہ دعا نہ ہے لیکن چونکہ تعجب کی وجہ سے نشانی کا مطالبہ ہے لہٰذا یہ بھی دعا کا حصہ ہے

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
تین ایام مگر اشارے سے اور یاد کر تو اپنے رب کو بہت اور پاکی بیان کر شام

وَالْاِبْكَارِ ۝ (پ ۳)
اور صبح

۴۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (پ ۱۷)
اے میرے رب! نہ چھوڑ مجھے اکیلا اور تو بہتر ہے وارثوں کا

حضرت ذکریا علیہ السلام بوڑھے اور آپ کی بیوی بانجھ تھیں اور اولاد سے بالکل محروم تھے۔ لیکن جب آپ نے یہ دعائیں فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان دعاؤں کی برکت سے بڑھاپے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی اور نیک فرزند عطا فرمایا جو ساری عمر دین اسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مددگار رہے۔ پس محروم الاولاد میاں بیوی کیلئے صاحب اولاد بننے میں یہ دعائیں حضرت ذکریا علیہ السلام کی طرف سے بہترین تحفہ ہیں۔

(۱) حضرت یوسف علیہ السلام کی ۲ دعائیں

۱۔ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ
اے میرے رب بیشک دیا تو نے مجھے ملک اور سکھلائیں تو نے مجھے تعبیرات

الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ
خواب اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے تو میرا دوست

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ (پ ۱۳)
ہے دنیا اور آخرت میں فوت کر مجھے مسلمان

۲۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ وَاِلَّا

اے میرے رب! قید خانہ زیادہ پیارا ہے مجھے اس سے کہ وہ مجھے بلاتی ہیں زنا کی طرف سے اور اگر

تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝

تو نے نہ پھیرا مجھ سے ان کا مکر پہنچوں گا میں ان کی طرف اور ہوں گا میں جاہلوں سے

حضرت یوسف علیہ السلام غلامی اور قید میں رہے اور آپ کو زلیخا نے برائی کی طرف دعوت بھی دی۔ لیکن آپ برائی سے کنارہ کش رہے۔ اور یہ دعائیں فرماتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان دعاؤں کی برکتوں سے نہ صرف جیل اور غلامی سے آزاد فرمایا بلکہ برادران اور والدین سب سربسجود ہوئے اور ملک مصر کی پائیدار بادشاہی ملی۔

(۱۲) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دُعا

۱۔ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَ

اے ہمارے رب! اتار تو ہم پر دسترخوان آسمان سے جو ہو ہمارے لئے خوشی ہمارے

وَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

پہلوں کے لئے اور پچھلوں کیلئے اور نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمیں اور تو بہتر رزق دینے والوں میں سے ہے

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی اور ان کے حواریوں کی زندگی راہبانہ تھی۔ اور آمدن کے ذرائع مطلق نہ تھے۔ لیکن جب یہ دعا ہوئی۔ تو آسمان سے پکا پکایا کھانا نازل ہونے لگ گیا۔ اور حواریوں میں حکومت بھی پھیلی۔

۱۲ حضور علیہ السلام کی دعائیں

۱- اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
اے اللہ! مالک ملک کے دیتا ہے تو ملک جس کو چاہتا ہے اور چھینتا ہے تو
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
ملک جس سے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور تو ذلت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے
بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ
تیرے ہاتھ میں خیر ہے بیشک تو ہر ایک چیز پر قادر ہے تو داخل کرتا ہے رات کو
فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
دن میں اور تو داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو نکالتا ہے زندہ کو
الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
مُردہ سے اور تو نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے اور رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بغیر
حِسَابٍ ۝ (پ ۳)
حساب

۲- اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
اے اللہ! پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غیب
وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝
اور ظاہر کے تو فیصلہ فرمائیگا اپنے بندوں میں اس میں کہ وہ اس میں اختلاف کرتے تھے

۳۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ (پ۱۸)

اے میرے رب! بخش اور رحم فرما اور تو بہتر رحم کرنے والوں کا ہے

۴۔ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝ (پ۱۷)

اے میرے رب! فیصلہ فرما حق کے ساتھ اور ہمارا رب رحمٰن ہے مدد کا بخلاف اس کے تم بیان کرتے ہو۔

۵۔ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ (پ۱۸)

اے میرے رب! اگر تو مجھے دکھائے جو یہ لوگ وعدہ دیئے جاتے ہیں اے میرے رب! پس نہ کر مجھے قوم ظالموں میں

۶۔ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ۝ (پ۱۸)

اے میرے رب! میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں وسوسوں شیطانوں سے اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب ایسے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں

۷۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ (پ۱۶)

اے میرے رب! مجھے زیادہ علم دے

۸۔ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ (پ۲۵)

اے میرے رب! بیشک یہ لوگ قوم نہیں ایمان لاتے

۹۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۰۔ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

کہ میں پناہ پکڑتا ہوں رب صبح کے ساتھ برائی اس چیز سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیرا کرنے والے سے

إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ
جب اندھیرا کرے اور برائی پھونکنے والیوں سے گرہوں میں اور برائی
حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ (پ ۳۰)
حاسد سے جب حسد کرے

۱۰- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝
اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان رحیم ہے
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلٰهِ النَّاسِ ۝
کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں رب لوگوں کے ساتھ مالک لوگوں کے ساتھ معبود لوگوں کے ساتھ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ
برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے سے وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے سینوں
النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ (پ ۳۰)
لوگوں میں اور جنوں اور لوگوں سے

۱۱- رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ
اے میرے رب! داخل کر داخل کرنا سچا اور نکال مجھے نکال
صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا نَصِيرًا ۝ (پ ۱۵)
سچا نکالنا میں اور کر میرے لئے اپنے ہاں سے مددگار

حضور علیہ السلام اپنی یہ دعائیں اور قرآن مجید کے جملہ انبیاء و اولیاء اور فرشتوں وغیرہم علیہ السلام کی مذکورہ دعائیں اور احادیث شریفہ کی کل دعائیں پڑھا تے رہے جن کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج مسلمانوں میں اسلام اور حکومت دونوں دولتیں جمع ہیں۔ اور مسلمان ان دعاؤں کے ذریعہ دنیا اور آخرت کی اپنی تمام مرادیں پوری کرا سکتے ہیں۔

اہل اللہ کی جامع دعائیں

تمام مسلمانوں کی فرض عین دعا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
دکھا ہمیں راہ سیدھی راہ ان کی کہ انعام کیا تو نے
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ٥ آمین
ان پر نہ ان کی کہ غضب ہوا ان پر اور نہ گمراہوں کی اے اللہ قبول فرما

یہ دعا قرآن مجید اور حدیث شریف کی تمام دعاؤں کا مجموعہ ہے کیونکہ اس دعا کے بغیر کوئی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ یہ دعا اصل ہے اور قرآن مجید کی باقی جملہ دعائیں اس کے تابع ہیں۔

راسخ علماء کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
اے ہمارے رب! ٹیڑھے کر ہمارے دل بعد اس کے کہ جب تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور دے ہمیں اپنے
لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ (پ ۳)
پاس سے رحمت بیشک تو دینے والا ہے
إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ٥ (آل عمران)
بیشک جمع کرنے والا لوگوں کو ہے جس دن میں شک نہیں ہے بیشک اللہ نہیں خلاف کرتا وعدے کو

اصحاب کہف کی ہجرت کے وقت دعا

ا۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝

اے ہمارے رب! دے ہمیں اپنے ہاں سے رحمت اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام سے بھلائی

چالیس سالہ مسلمان کی اصلاحی دعا

ا۔ رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ

اے میرے رب! مجھے توفیق دے یہ کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے انعام کی مجھ پر اور میرے والدین پر

وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮهُ وَاَصۡلِحۡ لِىۡ فِىۡ ذُرِّيَّتِىۡ ۚ اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَ

اور یہ کہ میں عمل کروں نیک اور تو میری اصلاح کر میری اولاد میں بیشک توبہ کی تیری طرف اور

اِنِّىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝ (پ ۲۶)

بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

غیر مسلموں کے نرغہ سے آزاد ہونے کی دعا

رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ

اے ہمارے رب! نکال ہمیں اس بستی سے کہ ظالم ہیں باشندے اس کے اور کر

لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ۝ (پ ۵)

ہمارے لئے اپنی طرف سے دوست اور کر ہمارے لئے اپنی طرف سے مددگار

والدین کے حق میں اولاد کی دعا

رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ۝ (پ ۱۵)

اے میرے رب! والدین پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے میری پرورش کی بچپن میں

اس دعا میں ماں، باپ، دادی، نانی، حقیقی خالہ، ساس، سسر، اساتذہ، میاں بیوی دونوں مراد رکھے جا سکتے ہیں۔

تہجد گذاروں کی دعائیں

چوتھے پارے کے جس رکوع میں یہ دعائیں ہیں وہ چوتھے پارے کے تیسرے پاؤ کا آخری رکوع ہے اور اِنَّ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے شروع ہو کر لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تک ہے اور احادیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام تہجد کے لئے اٹھنے کے وقت پہلے یہ سارا رکوع پڑھتے اور بعد میں نماز تہجد ادا فرماتے۔

۱۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اے ہمارے رب! نہیں پیدا کیا تو نے یہ بے فائدہ تو پاک ہے پس بچا تو ہمیں عذاب آگ سے
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
اے ہمارے رب! بیشک تو جس کو داخل کریگا آگ میں پس بیشک رسوا کریگا تو اس کو اور نہیں ہے ظالموں
مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
کا کوئی مددگار اے ہمارے رب! بیشک ہم نے سنا منادی کو جو منادی کرتا ہے ایمان کی یہ کہ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
تم ایمان لاؤ اپنے رب پر پس ہم ایمان لائے اے ہمارے رب پس بخش تو ہمارے گناہ اور دور کر ہم سے
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
ہماری برائیاں اور فوت کر ہمیں ساتھ نیکوں کے اے ہمارے رب! اور دے تو ہمیں جو تو نے ہم سے وعدہ
عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (ع)
دیا اپنے پیغمبروں کی زبان پر اور نہ رسوا کر ہمیں دن قیامت کے۔ بیشک تو نہیں خلاف کرتا وعدے کا۔

۲۔ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ۳)
اے ہمارے رب! بیشک ہم ایمان لائے پس بخش ہمیں ہمارے گناہ اور بچا ہمیں عذاب آگ سے

(۱۲) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝
اے ہمارے رب! پھیر دے ہم سے عذاب جہنم کا بیشک اس کا عذاب ہے لازم

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا
اے ہمارے رب! دے ہم کو ہماری بیویوں سے اور ہماری اولاد سے ٹھنڈک آنکھوں کی اور کر ہم کو

لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ (پ ۱۹)
پرہیزگاروں کا امام

(۲) صحابہ کرام کی دعائیں

۱۔ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
ہمارا سوال بخشش ہے اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہے لوٹنا اے ہمارے رب! نہ پکڑ تو ہمیں

إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا
اگر ہم بھولیں یا خطا کریں اے ہمارے رب! اور نہ لاد تو ہم پر بوجھ جیسا کہ

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لادا تو نے اس کو ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے اے ہمارے رب! اور نہ لاد ہم پر وہ کہ نہیں ہے طاقت

لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلَانَا
ہماری اس کے ساتھ اور درگذر فرما ہم سے اور بخش ہمیں اور رحم فرما ہم پر تو ہمارا مالک ہے

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ (پ ۳)
پس مدد فرما ہماری قوم کفار پر

عیسیٰؑ کے حواریوں کی دعا

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا
اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے اس چیز کے ساتھ جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے تابعداری کی

الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ہ (پ ۳)

رسول کی بس لکھ ہمیں ساتھ گواہی دینے والوں کے۔

مجاہدین کی جنگ کے وقت دعائیں

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اے ہمارے رب! ڈال ہم پر صبر اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور مدد فرما

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ہ (پ ۲)

ہماری قوم کافروں پر

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اے ہمارے رب! بخش ہمیں ہمارے گناہ اور ہماری زیادتی ہمارے کام میں اور ثابت رکھ

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ہ (پ ۴)

ہمارے قدم اور ہماری مدد فرما قوم کافروں پر

حاجیوں کی دوران حج دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ (پ ۲)

اے ہمارے رب! دے ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور بچا ہمیں عذاب آگ سے

مومنوں کی تکمیل نور کی دعا

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ہ (پ ۲۸)

اے ہمارے رب! پورا کر تو ہمارے لئے نور ہمارا اور بخش ہمارے لئے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

---

(۳) پاک باز عورتوں کی دعائیں

عورتوں کی دعائیں مردوں کی دعاؤں میں شامل ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے بعض عورتوں کی دعائیں علیحدہ بھی ذکر کی ہیں۔ لہٰذا ان کا اندراج بھی ضروری ہے۔

(۱) حضرت مریم علیہا السلام کی والدہؓ کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

اے میرے رب! بیشک میں نے جنا اس کو عورت اور اللہ خوب جاننے والا ہے ساتھ

وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا

اس کے جو جنا اس نے اور نہیں ہے مرد مثل عورت کے اور بیشک میں نے اس کا نام رکھا

مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا

مریمؑ اور بیشک میں پناہ دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ (پ۳)

شیطان مردود سے

(۲) حضرت آسیہؓ بیوی فرعون کی دعا

رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ

اے میرے رب! بنا میرے لئے اپنے پاس گھر جنت میں اور مجھے نجات دے

فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (پ۲۸)

فرعون سے اور اس کے عمل سے اور مجھے نجات دے قوم ظالموں سے

حضرت بلقیس ملکہ سبا کی دعا

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ

اے میرے رب! بیشک میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر اور میں اسلام لائی

سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۱۹)

سلیمان کے ساتھ اللہ رب جہانوں کے لئے

مسلمانوں کے لئے فرشتوں کی دعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ

اے ہمارے رب! تو نے گھیر لیا ہر ایک چیز کو رحمت اور علم سے پس بخش

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

ان لوگوں کو

الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ

اے ہمارے رب! اور داخل کر ان باغات عدن میں جن کا

وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ
تو نے ان کو وعدہ دیا اور جنہوں نے اصلاح کی ان کے باپوں سے اور ان کی بیویوں سے

وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ۲۴)
اور ان کی اولادوں سے بیشک تو غالب حکمتوں والا ہے۔

مبتلایانِ وباکی نجات کے لیے دُعا

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۲۵)
اے ہمارے رب! ہٹادے ہم سے عذاب بیشک ہم ایمان والے ہیں

انبیاء علیہم السّلام کی تعداد

مشکوٰۃ شریف باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء علیہم السلام میں میں بحوالہ احمد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کی کُل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ جن میں سے تین سو پندرہ رسول یعنی صاحبانِ شریعت ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے وحی حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ اور سب سے بعد حضرت محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوتی ہے

لیکن قرآن مجید نے صرف پچیس انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے اور باقی کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ تیرہ انبیاء علیہم السلام کی ۴۵ دعاؤں میں تیرہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور جن کی دعائیں قرآن مجید نے ذکر نہیں فرمائیں وہ بارہ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ جو یہ ہیں۔ تاکہ قرآن مجید کے پچیس نبیوں کی تعداد معلوم ہو جائے۔

قرآن مجید کے پچیس انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی

جن ۱۳ کی ۴۵ دعائیں ذکر ہوئی ہیں

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام (۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۵) حضرت شعیب علیہ السلام (۶) حضرت یونس علیہ السلام

(۷) حضرت لوط علیہ السلام (۸) حضرت سلیمان علیہ السلام

(۹) حضرت ایوب علیہ السلام (۱۰) حضرت زکریا علیہ السلام

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام (۱۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۱۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ممکن ہے کہ ۱۳ کی تعداد اور ان کی ۴۵ دعاؤں میں کوئی غلطی ہو جس کو معلوم ہو جائے وہ نشاندہی فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح ہو سکے۔

جن بارہ کی کوئی دعا قرآن مجید نے علیحدہ ذکر نہیں فرمائی

(۱۴) حضرت ادریس علیہ السلام (۱۵) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

(۱۶) حضرت اسحاق علیہ السلام (۱۷) حضرت ہارون علیہ السلام

(۱۸) حضرت الیاس علیہ السلام (۱۹) حضرت یعقوب علیہ السلام

(۲۰) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۲۱) حضرت داؤد علیہ السلام

(۲۲) حضرت ہود علیہ السلام (۲۳) حضرت صالح علیہ السلام

(۲۴) حضرت یسع علیہ السلام (۲۵) حضرت عزیر علیہ السلام

اعتراض اور اس کا جواب

شاید کوئی شخص اعتراض کرے کہ جن نبیوں کا قرآن مجید نے ذکر فرمایا ہے اور ان کی دعائیں چھوڑ دی ہیں۔ ان نبیوں نے کوئی دعا نہ کی ہو۔ ورنہ قرآن مجید ان کی دعائیں ضرور ذکر کرتا لیکن یہ اعتراض درست نہیں ہے۔ کیونکہ دعا عبادت کی طرح فرض ہے۔ بلکہ دعا عین عبادت ہے۔ لہذا اس کو عام مسلمان بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ چہ جائیکہ انبیاء علیہم السلام دعائیں چھوڑ دیں۔

(۱) قرآن مجید میں ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کو پکارو۔ اللہ تعالےٰ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا۔ (پ۲۴)

(۱۱) نیز فرمایا کہ جب میرے بندے میری نسبت پوچھیں کہ میں دور ہوں یا نزدیک ہوں۔ تو آپ جواباً فرمائیں کہ میں نزدیک ہوں اور بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ لیکن بندوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام قبول فرمائیں تاکہ وہ بھلائی پائیں۔ (پ۲)

(۱۲) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو جہاں دیگر دعائیں دی ہیں۔ ایک دعا مستجاب بھی دی ہے جو انہوں نے دنیا میں مانگیں۔ اور قبول ہوئیں۔ لیکن میں نے اپنی مستجاب دعا قیامت تک کے لئے ملتوی رکھی ہوئی ہے۔ تاکہ قیامت کے روز اس کے ذریعہ اپنی امت کو بخشواؤں۔

پس اس روشنی میں دعائیں کرنا ہر ایک نبی ولی اور فرشتہ کی فطرت ہے۔ اور کوئی انسان بغیر دعاؤں کے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نیز بہترین دعائیں قرآن مجید اور انبیاء علیہم السلام کی ہیں۔ اور اس سے دوسرے نمبر پر احادیث شریف کی دعائیں ہیں۔ اور یہ دعائیں مانگنا بہتر بننا ذریعہ ہے جیسا کہ توبہ خیرات اور یادِ الٰہی سے ذریعہ ہوتا ہے۔ خصوصاً جیسا کہ معلوم ہے کہ دعاؤں سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ دعاؤں سے خوش ہوتا ہے۔ اس میں کوئی بڑی بات نہیں کہ وہ بار بار مانگنے پر ناراض ہو جیسا کہ انسان ناراض ہوتا ہے۔ اس لئے آداب پیش نظر رکھنے ضروری ہیں۔

قرآن مجید اور حدیث شریف

کی دعاؤں کے بارے میں ہدایات

(۱) قرآن مجید کی بعض دعائیں واحد اور بعض دعائیں جمع کے صیغوں سے پڑھی جاتی ہیں برعکس مراد کے کہ ان کے پڑھنے والے کی مراد واحد سے جمع اور جمع سے واحد ہو سکتی ہے۔ لہذا اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے الفاظ نہیں بدلے جا سکتے۔ البتہ مرادیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بارہا الفاظ قُل یا الفاظ یا وغیرہ بطور نقل پڑھے جاتے ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو خطاب کر کے "کہہ" یا "اے" فرماتے ہیں۔ لیکن پڑھنے والے کی مراد حضور علیہ السلام کو خطاب نہیں ہوتا۔ بلکہ ذاتی یا قومی فائدہ مراد ہوتا ہے۔

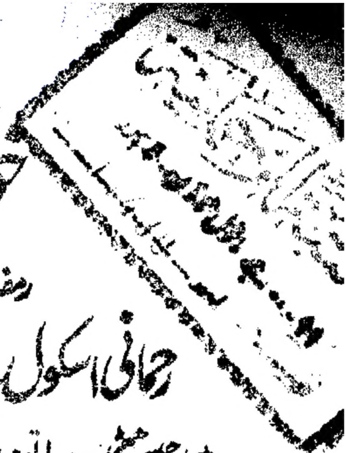
(۲) احادیث کی دعاؤں میں حضور علیہ السلام نے کہیں واحد کے صیغے بولے ہیں۔ اور کہیں جمع کے بولے ہیں۔ اور اگر پڑھنے والا ان کو بحال رکھ کر پڑھے اور مراد جمع سے واحد اور واحد سے جمع رکھے اور یا الفاظ واحد اور جمع کے بدلا دے۔ جیسا کہ دعائے قنوت کی پہلی دعا واحد بولا

یعنی واحد کے صیغوں سے جماعت اور یہیں سے جمع کے صیغوں سے نکلتی ہے۔ تو اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ احادیث کے الفاظ میں قرآن مجید کے الفاظ کا سا اہتمام نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے نماز کے التحیات میں ایہا النبی کے الفاظ علی النبی سے بدلے تھے کیونکہ ایہا زندہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ حالانکہ حضور علیہ السلام فوت ہو چکے تھے۔ لیکن بعض صحابہ کرام نے ایہا کو بحال رکھا تھا۔ تاکہ دونوں طرح کا جواز معلوم ہو جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو امام دعا میں اپنے آپ کو مخصوص کرے گا۔ اور مقتدیوں کو دعا میں شامل نہ کریگا تو وہ خائن ہوگا۔ کیونکہ مقتدی امام کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر آمین آمین کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ امام کی طرف سے دعا سے خارج ہیں۔ لیکن جب قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی دعائیں امام بصیغہ واحد پڑھے گا اور نیت جمع کی رکھے گا۔ تو وہ خائن کے حکم میں نہ ہوگا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کا یہ وعید امام کے خلاف قرآن مجید اور احادیث کے علاوہ دیگر دعاؤں کے بارہ میں ہے۔ فقط والسلام۔

تمت بالخیر

(ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور)



خوشخبری

رمضان شریف کے بعد

رحمانی اسکول جے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

میں جیسے چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کو دینیات پڑھائے جاتے ہیں۔ حفظ القرآن اور ترجمہ قرآن مجید دینیات وغیرہ بھی پڑھائے جائیں گے۔

اسکول میں یہ پڑھائی دن کے دس بجے پہلے پہر ہوتی ہے لیکن اسکول سے خارج وقت یہ پڑھائی عصر کی نماز کے بعد چار بجے ہوگی انشاء اللہ تعالے

پڑھنے والے خواہ لڑکے ہوں خواہ لڑکیاں

سب کو خوشخبری ہے

المعلن

حافظ عبدالرحمن ۲۶۲ جے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

رحمانی تحفے

۱۔ رحمانی قاعدے عربی نمبرات ۲؎، ۲؎ مفرد اشکال ۳؎ مرکب اشکال بمعہ ہدایات تجوید القرآن اور نماز باترجمہ برائے جماعت ہائے ادنٰے واعلٰے پہلی اور دوسری

۲۔ رحمانی ترجمہ پارہ عم مترجم تفسیر جامع البیان قرآن مجید برائے جماعت سوم۔ ہدیہ ایک روپیہ

۳۔ رحمانی ترجمہ آخری منزل مترجم تفسیر جامع البیان قرآن مجید برائے جماعت چہارم۔ ہدیہ تین روپے

۴۔ رحمانی نمازیں خورد ۲ر درمیانی ۸ر کلاں دو روپے۔ بیس عدد نمازوں کا مجموعہ برائے جماعت پنجم

۵۔ رحمانی فتوے بابت حرمت سگریٹ و حُقّہ۔ ۸ عدد۔ دلائل اور ۲۵ بیماریوں سے۔ ہدیہ تین آنے

۶۔ رحمانی داڑھی یعنی داڑھی رکھنے کی فرضیت ۱۲ دلائل شرعی اور طبی سے۔ ہدیہ چھ آنے

۷۔ رحمانی مہدیؑ حالات امام مہدیؑ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور فسادات دجال اور یاجوج ماجوج بمعہ آیات قرآنی اور تقریباً ساٹھ حدیثوں کے متن اور ترجمہ کے۔ ہدیہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

۸۔ رحمانی پردہ برخلاف لیڈی مہرزہ ۵ دلائل اور واقف
عورت ہے۔ ہدیہ دس آنے

۹۔ رحمانی فرقان ۱۴ جوابات برخلاف حقائق قرآن کے ۱۴ جز و
عیسائیت۔ ہدیہ ۷۵ پیسے

۱۰۔ رحمانی بسملہ جہر قرأت کے وقت اعوذ باللہ کی طرح جائز جہر اور
سر فی المسئلہ برخلاف فائلین جہر کو بدعت اور سر کو
آیت۔ ہدیہ چھ آنے

۱۱۔ رحمانی ذکر سورۂ یٰسین، واقعہ، الم سجدہ اور سورۂ ملک
اور مزید آیات کی تفسیر مع فضائل اور پڑھنے کے طریقے کے ہدیہ ایک روپیہ

۱۲۔ رحمانی دعائیں حصہ اول۔ یعنی دائمی ہنگامی اور قرآن
مجید کی دعائیں۔ ہدیہ ایک روپیہ

نوٹ غیر مسلم مذہبی اشاعت کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں
آپ بھی رحمانی ادارہ کی مدد کے پیش نظر یہ کتابیں خرید کر عام مفت
تقسیم کرائیں اور اپنے ہاں مدارس میں بھی رائج فرمائیں۔ دا

ملنے کا پتہ

حافظ عبدالرحمٰن منیجر رحمانی گرلز سکول ۱۴۴ جے بلاک ماڈل ٹاؤن